"الکامل" از ابن عدیؒ کے منہج، اسلوب، خصائص اور اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر محمد ریاض محمود *

محمد عرفان احمد **

Hadith is an important and integral source of Islamic Shariah as well as all time valid interpretation of the Holy Quran. Due to this legal, literary and basic importance, the Muslims have always played an active and dynamic role in the propagation and promotion of this vital branch of knowledge. The reporters of Hadith have great importance in interpreting its meanings, background and all the other aspects related to it. The life history of the reporters of the Hadith and the opinions of wel-known scholars about them are kept in view for the acceptance and to determine the status of the Hadith. The Muslim intellectuals have left no stone unturned in the research of the reporters of the Hadith. On the basis of this research, it is determined how much the reporter of a specific Hadith is trustworthy and man of strong and great memory. Hafiz Ibn e Adi's book "Al Kamil fi Duafa Al Rijal" has great importance among the books written about the life history of reporters of Hadith. Hafiz Ibn e Adi was a prominent religious scholar of 3rd and 4th century of Hijra. This book is considered as a great asset of Hadith literature because of its peculiar style and methodology. It is a dire need of the scholarly circles of the present day world to read, review and analyze the literary characteristics ofthis great book. This research article has been compiled due to its historical and scholarly importance.

Keywords: Hafiz Ibn e Adi,Al Kamil fi Duafa Al Rijal, Hadith, Reporters of Hadith.

ا۔ موضوعِ تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پسِ منظر

اسلامی فکر و فلسفہ میں حدیث کو نہایت اہم مقام حاصل ہے، یہ شریعتِ اسلامیہ کا ایک اہم ماخذ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی تشریح و تعبیر بھی ہے، حدیث کی اسی علمی، تشریعی اور تشریحی حیثیت کے پیشِ نظر مُسلمانوں نے ہمیشہ اس ذخیرہ رُشد و ہدایت کے تحفظ اور ترویج میں متحرک و فعال کردار ادا کیا ہے۔ اس شعبہ ء علم کی تحقیق و ترقی میں علماء و فضلاء نے گراں قدر تصنیفی و تالیفی خدمات انجام دی ہیں۔

حدیث سے مُتعلق تحقیقات میں علمِ اسماء الرجال اور فنِ جرح و تعدیل کو نہات اہم مقام حاصل ہے۔ حدیث کے معنی، پسِ منظر اور معیارِ قُبولیت کی تعیین و تفہیم میں راویانِ حدیث کے حالات اور اُن

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات۔

** ریسرچ سکالر، علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات۔

کے بارے میں معتبر علماء کی آراء کو بڑا دخل حاصل ہے۔ راویانِ حدیث کے احوال و آثار کا مطالعہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ کوئی راوی کتنا ثقہ یا کتنا ضعیف ہے۔ راویوں کی ثقاہت یا ضعف پر لکھے گئے علمی مواد نے حدیث سے اخذ و استفادہ کو نہ صرف یہ کہ معتبر بنا دیا ہے بلکہ اس عمل کو آسان فہم بھی کر دیا ہے، خصوصاً "ضعفاء" کے عنوان سے لکھی جانے والی کُتب نے بہت سی غلط فہمیوں اور ابہامات سے مُسلم اُمہ کو بچالیا ہے۔ "ضعفاء" کے زیرِ عنوان لکھی جانے والی کُتب میں یحییٰ بن سعید القطان (م۱۹۸ھ) کی "کتاب الضعفاء" ، یحییٰ بن معین (م ۲۳۳ھ) کی "الضعفاء"، علی بن مدینی (م ۲۳۴ھ) کی "الضعفاء"، عمرو بن عبد اللہ بن برقی الزہری (م ۲۴۹ھ) کی "الضعفاء"، امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری (م ۲۵۶ھ) کی "الضعفاء الصغیر" اور "الضعفاء الکبیر" ، امام ابراہیم بن یعقوب سعدی الجوزجانی (م۲۵۶ھ) کی "احوال الرجال" ، عبید اللہ بن عبد الکریم ابو زرعہ رازی (م ۲۶۴ھ) کی "الضعفاء والکذابین والمتروکین من اصحاب الحدیث" ، یعقوب بن سفیان الفسوی (م ۲۷۷ھ) کی "الضعفاء"، ابراہیم بن اسحاق الحربی (م ۲۸۵ھ) کی "الضعفاء"، امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن علی النسائی (م۳۰۳ھ) کی "الضعفاء والمتروکین"، زکریا بن یحییٰ الساجی (م ۳۰۷ھ) کی "الضعفاء"، محمد بن عبد اللہ بن علی الجارود (م ۳۰۷ھ) کی "الضعفاء"، محمد بن احمد بن حماد الدولانی (م۳۲۰ھ) کی "الضعفاء"، محمد بن عمر بن موسیٰ بن حماد عقیلی (م ۳۲۲ھ) کی "الضعفاء"، ابو نعیم عبد الملکبن محمد جرجانی (م ۳۲۳ھ) کی "کتاب الضعفاء" ، محمد بن احمد بن تمیم القیروانی ابی العرب (م۳۳۳ھ) کی "الضعفاء"، سعید بن عثمان بن سکن ابی علی (م ۳۵۳ھ) کی "الضعفاء"، امام محمد بن احمد بن حبان البستی (م۳۵۴ھ) کی "کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین"، عبد اللہ بن عدی الجرجانی (م ۳۶۵ھ) کی "کتاب الکامل فی ضعفاء الرجال "، محمد بن حسین ابی الفتح الاردی (م۳۶۷ھ) کی "الضعفاء"، محمد بن محمد بن احمد ابی احمد الحاکم الکبیر (م ۳۷۸ھ) کی "الضعفاء"، امام علی بن عمر ابو الحسن دار قطنی (م ۳۸۵ھ) کی "کتاب الضعفاء والمتروکین"، عمرو بن احمد بن احمد بن عثمان ابی حفص بن شاہین (م ۳۸۵ھ) کی "الضعفاء"، امام الحاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری (م۴۰۵ھ) کی "المدخل الی الصحیح" ، احمد بن عبد اللہ ابی نعیم الاِصفہانی (م۴۳۰ھ) کی "الضعفاء"، محمد بن طاہر ابی الفضل المقدسی (م ۵۰۷ھ) کی "الذیل علی الکامل"، محمد بن موسیٰ بن عثمان ابی بکر الحازی (م ۵۸۴ھ) کی "الضعفاء"، یوسف بن احمد

شیرازی(م۵۸۵ھ) کی "الضعفاء"، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی الجوزی(م ۵۹۷ھ) کی "کتاب الضعفاء والمتروکین"، ابو العباس احمد الاشبیلی المعروف ابن الرومیہ(م ۶۲۷ھ) کی "الحافل فی تکملہ الکامل"، حسن بن محمد الصنعانی(م ۶۵۰ھ) کی "الضعفاء"، حافظ شمس الدین الذہبی(م ۷۴۸ھ) کی "میزان الاعتدال فی نقد الرجال"، "المغنی فی الضعفاء"، "دیوان الضعفاء والمتروکین" اور "ذیل دیوان الضعفاء والمتروکین"، احمد بن ایبک بن عبد اللہ الدمیاطی(م ۷۴۹ھ) کی "عمدۃ الفاضل فی اختصار الکامل"، علی بن عثمان بن ابراہیم علاء الدین ترکمانی(م ۷۵۰ھ) کی "الضعفاء"، ابن جوزی(م۷۶۲ھ) کی "الدلیل علی کتاب الضعفاء والمتروکین"، عبد الرحیم بن حسین العراقی(م۸۰۶ھ) کی "ذیل میزان الاعتدال"، ابراہیم بن محمد بن خلیل سبط بن العجمی(م۸۴۱ھ) کی "نثل الہمیان فی معیار المیزان" اور "الکشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث"، احمد بن علی المتقی المقریزی(م ۸۴۵ھ) کی "مختصر الکامل"، احمد بن علی بن حجر عسقلانی(م۸۵۲ھ) کی "لسان المیزان"، "تقویم اللسان" اور "تحریر المیزان"، قاسم بن قلطوبغا زین السونی(م۸۸۹ھ) کی "تقویم اللسان" اور "فضول اللسان"، امام جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی(م۹۱۱ھ) کی "اللمع فی اسماء من وضع"، محمد بن علی الہندی القتنی(م ۹۸۶ھ) کی "قانون الموضوعات والضعفاء" اور عبد الرحمٰن بن ادریس العراقی الحسینی(م ۱۳۳۴ھ) کی "مختصر میزان الاعتدال" معروف و مُتداول ہیں۔

ضعیف راویانِ حدیث کے حالات پر لکھی جانے والی کُتب میں حافظ ابن عدیؒ کی کتاب "الکامل فی ضعفاء الرجال" قدیم حدیثی ادب کی جامع اور نقد و نظر کے باب میں بے مثال ہے۔ حافظ ابن عدی تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے ممتاز محدث اور محقق و نقاد تھے، اُن کی یہ کتاب منفرد اُسلوب کی حامل اور علماء میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اس کتاب کے منہج، اسلوب، خصائص اور اثرات کا مطالعہ و تجزیہ دورِ حاضر کے علمی حلقوں کی ایک اہم ضرورت ہے۔ فنِ جرح و تعدیل کے ضمن میں اسی اہمیت کے پسِ منظر میں زیرِ نظر تحقیقی مقالہ کے لئے موضوع مندرجہ بالا کا انتخاب کیا گیا ہے۔

مقالہ ہذا کو چار اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے، مقالہ کے پہلے جُزو میں موضوعِ تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پسِ منظر واضح کیا گیا ہے، نیز اس موضوع پر ہونے والے علمی ارتقاء کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے اور مقالہ کے مختلف اجزاء کی داخلی تقسیم و ترتیب واضح کی گئی ہے۔ دوسرے جُزو میں ابنِ عدیؒ کے احوال و آثار خصوصاً

اُن کی تصنیفی خدمات کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے جُزو میں اُن کی کتاب "الکامل فی ضعفاء الرجال" کے منہج، اُسلوب، خصائص اور مابعد حدیثی ادب پر اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ چوتھے جُزو میں نتیجہ مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔

۲۔ابن عدیؒ کے احوال وآثار

ابو احمد ابن عدیؒ بن عبد اللہ بن محمد بن مبارک ہفتہ کے روز ۲۷۷ھ میں جرجان میں پیدا ہوئے، اسی نسبت سے آپ کو جرجانی بھی کہا جاتا ہے۔ (۱) آپ نے علومِ حدیث جرجان ہی کے علماء سے پڑھنا شروع کیے، اس وقت آپ کی عمر تیرہ برس تھی۔ (۲) جن علماء سے آپ نے علمِ حدیث اور دیگر علوم وفنون سیکھے ان میں احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (م ۳۰۳ھ)، محمد بن اسحاق بن خزیمۃ بن المغیرۃ بن صالح بن بکر ابو بکر السلمی (م ۳۱۱ھ)، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بن المرزبان (م ۳۱۷ھ)، احمد بن علی بن المثنیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ھلال التمیمی الموصلی (م ۳۰۷ھ)، زکریا بن یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن بحر بن عدی بن عبد الرحمٰن ابو یحییٰ البصری الشافعی (م ۳۰۷ھ)، ابو عروبۃ حسین بن محمد بن ابی معشر مودود السلمی الجزری الحرانی (م ۳۱۸ھ)، عبدان الاھوازی عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد ابو احمد الجوالیقی (م ۳۰۶ھ)، محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ ابو جعفر العبسی الکوفی (م ۲۹۷ھ)، ابن صاعد یحییٰ بن محمد بن صاعد بن کاتب ابو محمد الہاشمی البغدادی (م ۳۱۸ھ)، ابو خلیفۃ الجمحی الفضل بن الحباب (م ۳۰۵ھ)، بہلول بن اسحاق بن حسان (م ۲۹۷ھ)، انس بن السلم بن الحسن بن السلم ابو عقیل الخولانی، ابن الرواس عبد الرحمٰن بن القاسم بن الفرج بن عبد الواحد، المنجیفی اسحاق بن ابراہیم بن یونس البغدادی (م ۳۰۴ھ) اور الفریابی جعفر بن محمد بن الحسن بن المستفاض کے اسماء گرامی معروف ہوئے۔

آپؒ کے کل وقتی تلامذہ اور آپؒ سے جزوی طور پر استفادہ کرنے والوں میں ابراہیم بن محمد بن ابراہیم ابو القاسم المؤدب المقری الخفاف (م ۴۰۱ھ)، احمد بن احمد بن یوسف ابو صادق الدوعی البیع (م ۴۱۵ھ)، احمد بن جعفر بن محمد بن ابراہیم ابو صادق الجرجانی العصار (م ۴۰۱ھ)، احمد بن الحسن بن احمد بن محمد ابو بکر الحیری (م ۴۲۱ھ)، احمد بن خیر ابو بکر العطار (م ۴۰۱ھ)، احمد بن علی ابو العباس القومسی (م ۴۱۲ھ)، احمد بن الفضل ابو منصور النعیمی الجرجانی (م ۴۱۵ھ)، احمد بن محمد بن احمد ابو حامد الاسفراینی (م ۴۰۶ھ)، احمد بن محمد بن عبد اللہ بن حفص بن الخلیل ابو سعد المالینی (م ۴۱۲ھ)، احمد بن

محمد ابو عمرو البشری الاستر اباذی، احمد بن محمد زکریا الصوفی البسری (م ۳۹۷ھ)، احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمٰن ابو العباس الکوفی المعروف بابنِ عقدۃ (م ۳۳۲ھ)، احمد بن محمد بن منصور بن العالی ابو الحسن الخراسانی (م۴۱۹ھ)، احمد بن محمد المنصوری ابو بکر البکر اباذی (م ۴۲۲ھ)، احمد بن محمد الولیدی، اسماعیل بن احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن العباس ابو سعد الاسماعیلی (م ۳۹۶ھ)، الحسن بن الحسین بن محمد بن الحسین بن رامین ابو محمد الاستر آباذی (م ۴۱۲ھ)، الحسن بن محمد بن عبد اللہ الامام الحناطی، الحسین بن محمد ابو عبد اللہ البکر اباذی، حمزۃ بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ ابو القاسم السھمی (م۴۲۸ھ)، عبد الرحمٰن بن محمد بن الحسن ابو عمرو الجرجانی، عبد الرحمٰن بن محمد بن الحسین ابو القاسم الجرجانی (م ۴۰۵ھ)، عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ بن ادریس ابو سعد الادریسی (م ۴۰۵ھ)، عبد الملک بن احمد بن نعیم بن عبد الملک بن محمد بن عدی ابو نعیم الجرجانی (م ۴۰۱ھ)، عبد الواحد بن محمد بن احمد بن جعفر بن منیر ابو محمد الجرجانی (م ۴۲۰ھ)، عبد الواسع بن محمد بن الحسن ابو الحسن الجرجانی (م ۴۲۳ھ)، عبید اللہ بن محمد بن الحسن ابو النضر الجرجانی (م ۴۰۴ھ)، عدی بن عبد اللہ بن عدی ابو محمد الجرجانی، عقیل بن محمد بن عمر ابو القاسم الحفصی، علی بن محمد بن علی بن سلیمان ابو الحسن الاشقر المقری، علی بن محمد بن القاسم ابو الحسن الجرجانی، قاسم بن احمد بن محمد ابو القاسم الولیدی الجرجانی (م ۴۱۵ھ)، محمد بن ابراہیم بن احمد المعروف بابن السباک ابو بکر المستملی الجرجانی (م ۳۹۹ھ)، محمد بن احمد بن علی المعروف بابی بکر الحاجی الجرجانی، محمد بن عبد اللہ بن احمد بن محمد ابو سعید المطرفی (م ۳۹۸ھ)، محمد بن عبد اللہ بن احمد ابو عمرو الرزجاھی البسطامی (م۴۲۷ھ)، محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن باکویہ ابو عبد اللہ الشیرازی (م۴۲۸ھ)، محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ ابو عبد اللہ الحاکم النیساپوری (م ۴۰۵ھ)، محمد بن علی بن محمد ابو الحسن الطبری، محمد بن منصور بن الحسن بن محمد ابو سعد الجولکی (م ۴۱۰ھ)، محمد بن موسیٰ ابو الحسن بن الطبری الجرجانی (م۴۲۲ھ)، محمد بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ ابو سعید السھمی (م ۳۷۴)، محمد بن یوسف بن الفضل ابو بکر بن الشالنجی الجرجانی (م ۴۱۷ھ)، منصور بن عبد اللہ بن عدی ابو حاتم الجرجانی، ابو زرعہ بن عبد اللہ بن عدی الجرجانی، فاطمۃ بنت محمد بن العباس الصوفیۃ (م ۴۱۴ھ)، فاطمۃ بنت محمد بن عبد الرحمٰن ابی عبد اللہ الطلقیاور فاطمۃ الفارسیۃ کے اسماء گرامی شامل ہیں۔

علامہ ابن عدیؒ کی تصنیفی خدمات میں "اسامی من روی عنهم البخاری فی الصحیح"،اسماء الصحابة "،"مسند حدیث انس بن مالک "،"جمع احادیث الاوزاعی ،وسفیان

الثوری،و شعبه،واسماعیل بن ابی خالد و جماعة المقلین"،"المعجم"،"الانتصار علی مختصر المزنی"اور "الکامل فی ضعفاء الرجال"کا ذکر بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ آپؒ اپنے وقت کے ثقہ عالم دین اور حافظ الحدیث تھے، آپؒ نے ۸۸ سال کی عمر میں ۳۶۵ھ میں ہفتہ کی رات انتقال فرمایا، آپکو مسجد کرز بن وبرۃ جرجان میں دفن کیا گیا۔[۳]

۳۔ "الکامل فی ضعفاء الرجال" از ابن عدیؒ کا منہج، اُسلوب، خصائص اور اثرات

ابن عدی کی کتاب "الکامل فی ضعفاء الرجال" علمِ حدیث کا ایک بیش قیمت حوالہ ہے، کثیر المقاصد اور مُختلف الجہات اس کتاب کے منہج، اسلوب، خصائص اور اثرات کا تجزیہ ذیل کی سطور میں پیش کیا جاتا ہے۔

I: منہج

اس کتاب کی طباعت سب سے پہلے بیروت، لبنان سے ۱۴۱۸ھ میں ہوئی،[۴] اس کو پاکستان میں بھی طبع کیا گیا۔[۵] علامہ نے اس منفرد کتاب کو مرتب کرتے ہوئے حروف تہجی کے تحت ابواب بندی کی اور مختلف مصادر اور رجال کی آراء سے استفادہ کیا۔ رجال میں امام بخاری، یحیٰی بن معین، امام نسائی، امام احمد بن حنبل، یحیٰی بن سعید القطان، یعقوب بن ابراہیم الجوزجانی المعروف السعدی، امام شعبہ بن الحجاج، امام سفیان بن عیینہ، امام علی بن المدائنی، امام عبداللہ مبارک، امام محمد بن المثنٰی، امام ابو عروہ، سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن مہدی، حافظ ابن عقدہ، امام مالک بن انس، حافظ عبدان الاھوازی اور الحافظ الدولابی سے خوب استفادہ کرتے ہیں۔ کچھ ماہرینِ فنسے بہت کم نقل کرتے ہیں، ان میں امام شافعی، امام وکیع بن الجراح، ایوب السختیانی، الحافظ موسیٰ بن ہارون الحمال، عباس بن صعب، الحافظ ابو نعیم، الحافظ یزید بن زریع، الحافظ دحیم، الحافظ جریر بن عبد الحمید، الحافظ ابن صاعد، الحافظ ابویعلیٰ الموصلی، الحافظ یزید بن ہارون، الحافظ محمد بن عبداللہ بن نمیر، الحافظ رائدہ بن قدامۃ، امام اعمش، امام شعبی، امام ابو داؤد السجستانی، الحافظ عثمان بن سعید الدارمی، الحافظ عبداللہ بن ابی داؤدم حماد بن سلمۃ، الحافظ صالح جزرۃ، الحافظ ابو مسہر، الحافظ ہشام یوسف الحافظ الفریابی، الحافظ البغوی اور الحافظ الساجی کے نام بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ آپؒ مُختلف شخصیات سے استفادہ کرنے میں مُختلف مناہج اختیار کرتے ہیں، چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ امام بخاریؒ

ابن عدیؒ جگہ جگہ رواۃِ حدیث پر صحت و ضعف میں امام بخاری کے اقوال نقل کرتے ہیں مثلاً: اسماعیل بن ایاس بن عفیف الکندی پر جرح کرتے ہوئے امام بخاری کا حوالہ دیتے ہیں:

"سمعت مُحَمد بن أحمد بن حماد يقول: إسماعيل بن إياسبن عفيف الكندي روى عنه يَحْيى بن أبي الأشعث، لميصح حديثه و لم يثبت قاله البخاري".[٦]

اسی طرح اسماعیل بن ابان الغنوی الکوفی کے بارے میں امام بخاریؒ کا تبصرہ نقل کرتے ہیں، مثلاً:

"سمعتُ ابن حماد يقول: قال البُخارِيّ: إسماعيل بن أَبَان الغنوي أبو إسحاق الكوفي الحناط متروك الحديث تركه أحمد".[٧]

۲۔ یحییٰ بن معینؒ

یحییٰ بن معینؒ کے اقوال کو رواۃِ حدیث کی نکارت کے لیے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً اسماعیل بن مہاجر النخعی کے ضعف کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"حَدَّثَنَا مُحَمد بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنا عثمان بن سَعِيد، سألت يَحْيى عن إسماعيل بن إبراهيم، كيف هو؟ قال: هو ضعيف. حَدَّثَنَا عَبداللَّهِ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، و ابن حماد،قالا: حَدَّثَنا عباس، عَنْ يَحْيى بْنِ مَعِين قَالَ: إبراهيم بن مهاجر ضعيف، وابنهإسماعيلضعيف.حَدَّثَنَا ابن حماد، حَدَّثني عَبد اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، قالَ: سَأَلتُ أبي عن إبراهيم بن مهاجر؟ فقال: ليسبهب أسك ذا وكذا، وسألته عن ابنه إسماعيل بن إبراهيم بن مهاجر؟فقال: أبوهأقوى في الحديث منه.[٨]

۳۔ امام نسائیؒ

ابن عدی نے امام نسائی کے حوالہ سے بہت جگہوں پر جرح کی ہے۔ مثلاً اسماعیل بن مسلم کے ضعف کو واضح کرتے ہوئے امام نسائی کا قول نقل کرتے ہیں:

"وقال النسائي: إسماعيل بن مسلم يروي عنِ الزُّهْرِيّ متروك الحديث".[٩]

۴۔ امام احمد بن حنبلؒ

رواۃِ حدیث کو بیان کرتے ہوئے امام احمد بن حنبلؒ کی آراء کو بھی سرِ فہرست رکھتے ہیں۔ مثلاً: اسماعیل بن ابی اویس کے ضعف کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" حَدَّثَنَا ابْن أَبِي عِصْمَةَ، حَدَّثَنا أَحْمَد بْن أَبِي يَحْيى سَمِعْتُ أحمد بن حنبلي قول بن أبي أويس ليسبهب أسوأبوه ضعيف الحديث".(۱۰)

اسی طرح اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی فروۃ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

"حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنا إِبْرَاهِيمُ بن يعقو بهو السعدي، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَقُولُ: لا تحل عندي الرواية عن إسحاق بن أبي فروة.(۱۱)

۵۔ یحییٰ بن سعید القطانؒ

جن شیوخ سے استفادہ کرتے ہیں ان میں ایک معتبر نام یحییٰ بن سعید القطان کا بھی ہے، مثلاً ابان بن یزید العطار بصری المعروف ابویزید پر جرح کرتے ہوئے یحییٰ بن سعید القطان کا قول نقل کرتے ہیں:

"حَدَّثَنَا مُحَمد بْنُ جَعْفَرِ بْن يَزِيدَ المطيري، حَدَّثَنا مُحَمد بْن يُونُس سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبداللَّهِ يَقُولُ: سَمعتُ يَحْيى بْنَ سَعِيد يَقُولُ لا أروي عَن أَبَان العطار".(۱۲)

اسی طرح عبد اللہ بن لھیعہ بن عقبہ، ابو عبد الرحمٰن الحضرمی کے ضعف کو بیان کرتے ہوئے بھی انہیں کے قول کو استعمال کرتے ہیں۔

۶۔ یعقوب بن ابراہیم الجوزجانی المعروف السعدیؒ

جوزجانی کی تنقیدات کو خاص طور پر ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ایوب بن سیار زہری جو ابو سیار کی کنیت سے معروف ہیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

" سمعتُ ابن حماد يقول: قال السَّعْدِيُّ أَيُّوبُ بْنُ سَيَّارٍ غَيْرُ ثِقَةٍ".(۱۳)

۷۔ عبد اللہ بن ابی داؤدؒ

یحییٰ بن معین ابی زفر کے ترجمہ میں عبد اللہ بن ابی داؤد السجستانی کا قول نقل کرتے ہیں:

"سَمِعْتُ عَبداللَّهِ بْنَ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتانِيَّ يَقُولُ: سَمعتُ أَبِي يَقُولُ: سَمعتُ يَحْيى بْنَ مَعِين يَقُولُ: أَكَلْتُ عَجْنَةَخُبْزٍو أَنَ انَاقِهٌ مِنْ عِلَّةٍ".(۱۴)

۸۔ ابراہیم الاصفہانیؒ

احمد بن ابی یحییٰ ابو بکر الانماطی البغدادی کے جرح کے بارے میں ابراہیم الاصفہانی کا قول نقل کرتے ہیں:

" سمعت مُوسَى بْنَ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُوسَى بن الحسن بن موسى الأشعث يقول: حَدَّثني أبو بكر، قَالَ: سَمِعْتُ إبراهيم الأصبهاني يقول: أبوبكر بن أبي يَحْيى كذاب".(۱۵)

۹۔ ابن عقدۃؒ

احمد بن محمد بن سعید ابو العباس پر جرح کرتے ہوئے ابن عقدہ کا قول نقل کرتے ہیں:

"يعرف بابن عقدة، كان صاحب معرفة وحفظ، ومقدم في هذه الصناعة، إلاَّ أني رأيت مشايخ بغداد مسيئينال ثناء عليه".(۱۶)

۱۰۔ عبدان الاھوازیؒ

ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ ابو اسحٰق الاسلمی مدنی پر جرح کرتے ہوئے عبدان الاھوازی کا قول نقل کرتے ہیں:

" سَمِعْتُ عَبْدَانَ الأَهْوَازِيَّ يَقُولُ: سَمعتُ الجراح بن مخلد يقول: حَدَّثَنا مسلم بن قتيبة أو غيره، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يقول: إبراهيم بن أبي يَحْيى كذاب".(۱۷)

۱۱۔ ابو عروبہؒ

ابراہیم بن احمد بن عبد الکریم الحرانی الضریر پر جرح کرتے ہوئے ابو عروبہ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" سمعت يَحْيى بن عَبدالرحمن بن ناجية يقول: حَدَّثَنا إبراهيم بن أحمد بن عَبدالكريم يخضب، وسمعت أبا عَرُوبة يقول: إبراهيم بن أبي حميد كان يضع الحديث"(۱۸).

۱۲۔ ابن نمیرؒ

اسماعیل بن ابراہیم ابو یحییٰ التیمی کوفی پر جرح کرتے ہوئے ابن نمیر کا قول نقل کرتے ہیں:

" سمعتُ ابن حماد يقول: إسماعيل بن إبراهيم أبو يَحْيى التيمي عن مخارق ومطرف قال ابن نُمَير: وَهوضعيف جدا".(١٩)

۱۳۔زکریاالساجیؒ

اسماعیل بن ابی عباد پر جرح کرتے ہوئے زکریاالساجی کی آراء سے استفادہ کرتے ہیں:

"ابو عباد اسمه اميه بصرى ،سمعت زكريا الساجى يضعفه يقول".(٢٠)

II:اُسلوب

ابن عدیؒ کے اُسلوب کو درج ذیل نکات کو مدد سے واضح کیا جاتا ہے۔

۱۔تنفیذ اصول جرح میں شدت

ابن عدیؒ نے اپنی کتاب "الکامل فی ضعفاء الرجال" میں ایسے تمام رواۃ حدیث کو لانے کی کوشش کی ہے جن پر آئمہ علم جرح وتعدیل نے ضعف یا طعن کا حکم لگایا ہے۔ لیکن بعض ایسے رواۃ حدیث کا بھی مجروحین میں تذکرہ کیا ہے۔ مثلاً ثابت البنانی، عبد اللہ بن یوسف، عبد اللہ بن وہب، ابو القاسم بغوی اور ابو الزناد عبد اللہ بن ذکوان وغیرہ

۲۔اثباتِ ضعف کو بیان کرنے کا انداز

راوی ٔحدیث کے ضعف کو واضح کرنے کے لیے ایک یا ایک سے زیادہ منکر وغریب قسم کی احادیث لاتے ہیں تا کہ جو حدیث کی اسناد میں یا متن میں نکارت پائی جاتی ہے پوری طرح واضح ہو جائے اور اس سے اس راوی کا صدق ویاد داشت معلوم ہو جائے۔ مثلاً اسحٰق بن ابراہیم الطبری کے ترجمہ میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور پھر آخر میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث پر میرے شیخ نے انکار کا حکم لگایا ہے:

"حَدَّثَنَا مُحَمد بْنُ مُحَمد الْجَهْنِيُّ، حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ بِشْرِ بْنِ هِلالٍ بِصَنْعَاءَ، حَدَّثَنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنا مَرَوَانُ الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَن أَنَس، قَال: قَال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُدْعَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأُمَّهَاتِهِمْ مِنَ الله عَزَّ وَجَلَّ عليهم. قَالَ الشَّيْخُ: وَهَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا مُنْكَرُ الْمَتْنِ بِهَذَا الإِسْنَادِ".(٢١)

۳۔حدیث منکر اور غریب کے ذریعے راوی کے ضعف کا بیان

بعض دفعہ منکر المتن حدیث کو لا کر راوی ٔحدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں، چنانچہ امام بخاری کے اُستاد عبد اللہ بن یوسف کو صرف غریب المتن کہا ہے۔ مثلاً:

"إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ الأَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى هَيْئَتِهَا"[۲۲]

۴۔ مختلف نقاد علماء کے اقوال کے ذریعے جرح

کسی راوی ٔحدیث کے ضعف یا اس کے طعن کے بارے میں ایک سے زیادہ آئمہ علم جرح وتعدیل کے اقوال موجود ہوں تو اس راوی کے ترجمہ کو لاتے ہیں تاکہ راوی کی حالت و کیفیت پوری طرح واضح ہو جائے۔ مثلاً اسماعیل بن ابان العنوی الکوفی کے ضعف کو بیان کرتے ہوئے مختلف ماہرین فن کے اقوال کو نقل کرتے ہیں، یحییٰ بن معین کا قول ہے:

"سَمِعْتُ مُحَمد بْنَ نُوحٍ بِمِصْرَ يقول: سَمعتُ أبا داود السجستاني يَقُولُ: سَمعتُ يَحْيى بْنَ مَعِين يقول: إسماعيل بن أَبَان الغنوي كذاب. حَدَّثَنَا مُحَمد بن أحمد بْنِ حَمَّادٍ، حَدَّثني عَبد اللَّهِ، قالَ: سَأَلتُ أبي عن إسماعيل بن أَبَان الغنوي الكوفي، قال: كتبنا عنه عن هشام بن عروة وغيره، ثم حدث أحاديث في الخضرة أحاديث موضوعة، أراه عن فطر أو غيره فتركناه.

حَدَّثَنَا الجنيدي، حَدَّثَنا البُخارِيّ قال: ترك أحمد والناس حديث إسماعيل بن أَبَان أبو إسحاق الغنوي الكوفي الحناط صاحب هشام بن عروة.

سمعتُ ابن حماد يقول: قال البُخارِيّ: إسماعيل بن أَبَان الغنوي أبو إسحاق الكوفي الحناط متروك الحديث تركه أحمد.

سمعتُ ابن حماد يقول: قال السعدي: إسماعيل بن أَبَان الكوفي كان يروي عن هشام بن عروة ظُهِرَ منه على الكذب.[۲۳]

۵۔ راوی پر جرح کرتے ہوئے مرویات کا ذکر کرنا

کسی راوی ٔحدیث پر جرح کرتے ہوئے ان کے مزید تعارف اور وضاحت کے لئے راوی کی مرویات کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً اسماعیل بن یعلی ابو امیہ الثقفی البصری کے ترجمہ میں ان پر اقوال جرح نقل کرنے کے بعد ان کی مرویات کا ذکر کرتے ہیں۔[۲۴]

۶۔ جرح میں صرف ماہرین فن علم الرجال کی آراء پر اکفاص کرنا

بسا اوقات راوی کے ضعف کو بیان کرنے کے لئے صرف ماہرین فن کی تائید نقل کرتے ہیں اور اس پر مزید بحث نہیں کرتے۔ مثلاً اسماعیل بن ایاس بن عفیف الکندی پر جرح کرتے ہوئے صرف امام بخاری کے قول پر اکتفاء کرتے ہیں۔

" سمعت مُحَمد بن أحمد بن حماد يقول: إسماعيل بن إياس بن عفيف الكندي روى عنه يَحْيى بن أبي الأشعث، لم يصح حديثه و لم يثبت قاله البخاري".[۲۵]

۷۔ جرح میں مختلف ماہرین علم الرجال کے اقوال کا محاکمہ

کسی راوی پر جرح کے ساتھ توثیق کے اقوال بھی موجود ہوں تو دونوں کو ذکر کرتے ہیں ، پھر اس کے بعد ان کے درمیان خود محاکمہ کرتے ہیں۔ مثلاً اسماعیل بن یعلی ابوامیہ الثقفی البصری کے بارے میں مختلف اقوال نقل کرتے ہیں۔ مثلاً:

" قال البُخاريّ: وإسماعيل بن يعلى أبو أمية الثقفي البصري سكتوا عنه. وقال النسائي: أبو أمية بن يعلى متروك الحديث. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زُفَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الصباح بن عَبد اللَّه يقول: سَمعتُ شُعْبَة يقول: اكتبوا عَن أبي أمية بن يعلى، فإنه رجل شريف لا يكذب".[۲۶]

آخر میں اپنے شیخ کا قول نقل کرتے ہیں:

"قال شیخ:ولابی امیه بن یعلی غیر ما ذکرت من الحدیث و هو فی جملة الضعفاء ،وهو ممن یکتب حدیثه"۔[۲۷]

III:خصائص

"الکامل فی ضعفاء الرجال" درج ذیل خصائص کی حامل ہے۔

۱۔ حکم جرح میں انفرادیت

ابن عدیؒ نے بعض ایسی روایات پر نقد کیا ہے جن پر آپ سے پہلے کسی نے بھی نقد نہیں کیا تھا۔ مثلاً بشر بن عبید الدراسی، اِن کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں:

"و بشر بن عبيد الدراسی هذا هو بين الضعيف ايضاً،و لم احد للمتكلمين فيه كلاماً"[۲۸]

چنانچہ "الکامل" کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ان اصحاب علم وفن پر بھی جرح کی گئی ہے جو کہ صحیحین کی رواۃ میں شامل ہیں۔

۲۔ماہرین علم الرجال سے موافقت

کسی راوی پر ماہرین علم الرجال نے صحت کا حکم لگا دیا تو اگر ابنِ عدی کو اس پر اطمینان حاصل ہوا ہے تو پھر ماہرین ہی کا قول نقل کر کے اس پر اکتفا کرتے ہیں۔ مثلاً حبیب بن ابی ثابت کا تعارف کرتے ہوئے اس کی ثقاہت پر یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں۔(۲۹)

۳۔اصولحدیث کے اہم مباحث کی وضاحت

"الکامل" میں اس حد تک جامعیت پائی جاتی ہے کہ اس میں اصولِ حدیث کے بعض اہم مباحث کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً:

- تدلیس الشیوخ
- تصحیف السند
- روایۃ الاکابر عن الاصاغر
- حدیث غریب
- اسناد عالی
- سرقۃ الحدیث

۴۔روایت کے مکان وزمان کا بیان

بعض جگہوں پر راوی کے لقاء کا مقام بھی بیان کیا گیا ہے تا کہ راوی کے بارے میں پوری وضاحت ہو جائے۔ مثلاً احمد بن سلمہ کا تعارف کراتے ہوئے ابن عدیؒ فرماتے ہیں:

"حدثنا عبدالرحمٰن بن سلیم بن موسٰی بن عدی الجرجانی بمکۃ(30)

۵۔تکرارِ حدیث

اگر ایک ہی حدیث کو ضعیف رواۃ سے نقل کیا گیا ہے تو اس روایت کو ہر ایک کے ترجمہ وتعارف میں ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً انس بن مالک سے روایت ہے:

"قال قال رسول اللہ ﷺ "شفاعتی لاھل الکبائر من امتی"

ابن عدی نے اس حدیث مبارک کو مندرجہ ذیل تراجم سے ذکر کیا ہے۔

- ترجمہ ایوب بن خوط

- ترجمہ اشرس الزیات
- ترجمہ بقیۃ بن الولید
- ترجمہ روح بن المسیب
- ترجمہ صالح بن بشیر

۶۔اہم انواع علل کا بیان

اس بات کا اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ اگر اس پر جرح کی وجہ، وقف، ارسال، سند متصل میں راوی کی زیادتِ اسناد میں راوی سے خطا ہونا، یا متن میں زیادت کی علل کو بڑی وضاحت کے ساتھ کر دیا ہے جس سے راوی کی جرح میں اشتباہ ختم ہو جاتا ہے۔

۷۔سند اور متن دونوں پر بطلان کا حکم

اگر کوئی حدیث سند و متن دونوں پہلوؤں کے اعتبار سے صحیح نہیں ہوتی تو اس کے لئے پوری وضاحت سے بطلان کا حکم لگا دیتے ہیں۔ مثلاً:

"حدثنا احمد بن محمد بن حرب، حدثنا الترجمانی، حدثنا هقل بن زیاد، عن الاوزاعی، عن محمد بن سیرین،عن ابی هریرة قَال: قَال النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: لاَتُقْبَلُ الصَّلاةُ بِغَيْرِطُهُورٍ، ولاَ صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ "قال الشيخ: و هذا ایضاً باطل بهذا الاسناد".(۳۱)

حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے، چونکہ راوی جھوٹ کے ساتھ متہم ہے اس لیے سند کو باطل قرار دیا۔

۸۔بغیر سند کے متن حدیث پر بطلان کا حکم

کسی روایت کی سند درست ہے مگر حدیث کا متن درست نہیں ہے تو اس متن کو باطل کہہ دیتے ہیں۔ مثلاً جعفر بن احمد بن علی بن بیان (جو "واضح الحدیث" کے نام سے مشہور تھے) کے ترجمہ میں ابنِ عدیؒ کہتے ہیں:

" حَدَّثَنَا جعفر، حَدَّثَنا عَبداللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عنِ ابْنِ عُمَر، قَال: قَال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالسَّارِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْمُطَّلِعِ عَلَيْهِ، ولاَ يُنْذِرُ بِهِ فَيُ جْعَلُ لَهُ مَافِي الْعَرْصَةِ السَّابِعَةِ السَّرِقَةُ الَّتِي كَانَتْ فِي دَارِالدُّنْيَا فيُقَالُ لَهُمَا تَعْرِفَانِ هَذِهِ السَّرِقَةَ فَيَقُول انَعَم يَارَبِّفَيُقَ

اُلَهُ مَا اذْهَبَا فَخُذَا هَا وَرُدَّاهَا عَلَى صَاحِبِهَا فَيَذْهَبَانِ إِلَيْهَا فَيَأْخُذَانِهَا لِيَرُدَّاهَا فَإِذَا بَلَغَاهَا وَأَخَذَاهَا سَاخْتَبِهِمُ النَّارُ إِلَى الدَّرْكِالأَسْفَلِثُمَّدُعِكَا بِالْعَذَابِ دَعْكًا. قَالَ ابنُ عَدِي وَهَذَا الْحَدِيثُ بهذا الإسناد باطل وألفاظه لاتشبه ألفاظ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهووضعبار، وَهو يشبه بما تقدم روى فِي نفسه كلام اثمأرك بعَلَى عَبداللَّهِ بْن يُوسُف عَن الليث عَن نافع، عنِ ابْنِ عُمَر عَنِ النَّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ-(۳۲)

۱۰۔راوی کا تذکرہ مع مناکیر وغرائب

"الکامل" از ابن عدیؒ کی خصوصیت ہے کہ راوی پر اس کی مناکیر وغرائب کی وجہ سے جرح کی گئی ہے، اس سے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

IV: اثرات

علماء کے ہاں "الکامل فی ضعفاء الرجال" کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، چند علماء کے اقوال ملاحظہ ہوں۔ ابو یعلیٰ الخلیلی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ابنِ عدیؒ کی یہ کتاب "الضعفاء" پر مشتمل ہے، اس جیسی کوئی اور کتاب کسی نے تصنیف نہیں کی"۔(۳۳)

حافظ ابن کثیر علامہ ابن عدی کی کتاب" الکامل "کے بارے میں کہتے ہیں:

" لم يسبق الى مثله ،و لم يلحق فى شكله"-(۳۴)

ابنِ قاضی الشہبۃ اظہار فرماتے ہیں:

"كتاب الكامل فى معرفة الضعفاء والمتروكين،وهو كامل فى بابه كما سمى"-(۳۵)

تین طرح کے مصنفین نے اس کتاب سے استفادہ کیا اور اس کتاب کے واضح اثرات ان پر نظر آتے ہیں۔

۱۔اصحاب کُتب الضعفاء

۲۔اصحاب کُتب الموضوعۃ

۳۔اصحاب کُتب الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ

۴۔ نتیجہ ٔمقالہ

تمام مباحث کا حاصل یہ ہے کہ فنِ جرح وتعدیل کے ارتقاء میں ابن عدیؒ نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے، آپؒ ممتاز محدث، محقق اور نقاد تھے۔ آپؒ نے وقت کے معروف اساتذہ سے کسبِ علم وفیض کیا۔ آپؒ نے مُختلف علوم وفنون پر گراں قدر تصانیف تحریر کیں۔ یہ کُتب کثیر المقاصد اور مُختلف الجہات ہیں۔ آپؒ کے علمی و تحقیقی کام کو ہر دور میں تحسین کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے، آپؒ نے جرح و تعدیل کے میدان میں کڑے معیار کو اپنایا ہے۔ آپؒ کی محنت سے علمِ حدیث کی حفاظت وترقی کی بڑی اہم منازل طے ہوئیں۔ آپؒ نے "الکامل فی ضعفاء الرجال" میں قدیم اقوال و آراء کو جمع ہی نہیں کیا بلکہ اصولِ جرح میں شدت کو اپنایا۔ اس ضمن میں وہ اثباتِ ضعف کو بیان کرنے کا منفرد انداز رکھتے ہیں، راوی پر جرح کرتے ہوئے مرویات کا ذکر کرتے ہیں، جرح میں مختلف ماہرینِ علم الرجال کے اقوال کا محاکمہ کرتے ہیں، روایت کے مکان وزمان کو بیان کرتے ہیں، اہم انواعِ علل کو بیان کرتے ہیں۔ ضروری ہو تو سند کے ساتھ ساتھ متن پر بھی بطلان کا حکم لگاتے ہیں، راوی کا تذکرہ مع مناکیر وغرائب کرتے ہیں۔ ضعیف راویان کی نشاندہی نے علمِ حدیث کی تحقیقات کو علماء وطلبہ کے لئے بڑا مفید بنادیا، مابعد حدیثی ادب میں اس کے بہت سے مظاہر دیکھے جاسکتے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

1. أبو القاسم حمزة بن يوسف بن إبراهيم السهمي القرشي الجرجاني، تاريخ جرجان، بيروت، عالم الكتب، ۱۴۰۷ھ، ج:۱، ص:۲۷۷

2. شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي، سير أعلام النبلاء، القاهرة، ۱۴۲۷ھ۔، ج:۱۲، ص:۲۲۴

3. شمس الدين محمد بن احمد الذهبي، دول الاسلام، حيدرآباد، دکن، مطبعة دائرة المعارف، ۱۳۳۷ھ، ج:۱، ص:۱۷۶

4. أبو أحمد بن عدي الجرجاني، "الكامل في ضعفاء الرجال"، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود-علي محمد معوض، شارک في تحقيقه: عبد الفتاح أبو سنة الناشر: الكتب العلمية- بيروت-لبنان الطبعة: الأولى، 1418ھ- 1997م

5. ابو احمد، عبد اللہ بن عدی الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، سانگلہ ہل، شیخوپورہ، س،ن،

6. أبو أحمد بن عدي الجرجاني، الکامل في ضعفاء الرجال، بیروت، الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۷ء ج:۱، ص:۵۰۴
7. ایضاً، ج:۱، ص:۵۰۲
8. ایضاً، ج:۱، ص:۴۶۵
9. ایضاً، ج:۱، ص:۴۵۶
10. ایضاً، ج:۵، ص:۳۰۰
11. ایضاً، ج:۱، ص:۵۳۰
12. ایضاً، ج:۲، ص:۱۷
13. ایضاً، ج:۲، ص:۳
14. ایضاً، ج:۱، ص:۲۱۹
15. ایضاً، ج:۱، ص:۳۲۱
16. ایضاً، ج:۱، ص:۳۳۸
17. ایضاً، ج:۱، ص:۳۵۳
18. ایضاً، ج:۱، ص:۴۳۶
19. ایضاً، ج:۱، ص:۵۰۱
20. ایضاً، ج:۱، ص:۳۱۵
21. أبو أحمد بن عدي الجرجاني، الکامل في ضعفاء الرجال، بیروت، الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۷ء ج:۱، ص:۵۵۸
22. ایضاً: ج:۵، ص:۳۴۱
23. ایضاً، ج:۱، ص:۵۰۲
24. ایضاً، ج:۱، ص:۳۱۰
25. ایضاً، ج:۱، ص:۵۰۴
26. ایضاً، ج:۱، ص:۵۱۱
27. ایضاً، ج:۱، ص:۳۱۲
28. ایضاً، ج:۲، ص:۴۴۸
29. ابو احمد، عبداللہ بن عدی الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، سانگلہ ہل، شیخوپورہ، س،ن، ج:۲، ص:۸۱۰
30. ایضاً، ج:۱، ص:۱۹۲

31. ایضاً، ج:۱، ص:۲۰۴

32. أبو أحمد بن عدي الجرجاني، الکامل في ضعفاء الرجال، بیروت، الکتب العلمیة، ۱۴۱۷ء ج:۲، ص:۴۰۳

33. ابی یعلیٰ، عبداللہ بن احمد بن الخلیل، الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث، الریاض، مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ، ج:۲، ص:۷۹۵

34. ابی الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی، البدایۃ والنہایۃ، بیروت، الفکر العربی، س۔ن، ج:۱۱، ص:۲۸۳

35. ابی بکر بن احمد بن محمد بن قاضی شہبۃ، طبقات الشافعیۃ، حیدر آباد دکن، دائرۃ معارف العثمانیۃ، ۱۳۹۸ھ، ج:۱، ص:۱۱۸۔

****